

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسولؐ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری زندگی عشق الہی  
عشق رسولؐ اور عشق قرآن سے سرشار نظر آتی ہے۔  
اور یہ سہ آتش عشق آپؐ میں اس کمال تک پہنچا ہوا تھا  
کہ جب انسانی عالم میں نظیر ملنا محال ہے۔ یہ درست ہے کہ آپؐ  
کا عشق الہی تو ان غیر پر ہے جو ایک لادنیہا ہی ٹھائیں ماریا ہوا  
سمندر نظر آتا ہے۔ مگر محبت الہی کے بعد دوسرے ہر پر آپؐ  
کا ذرہ ذرہ عشق رسولؐ سے منجمد تھا اور اس میدان میں بھی  
آپؐ عظیم المثال مقام پر فائز تھے۔ جیسا کہ آپؐ اپنے ایک شعر میں  
فرماتے ہیں کہ :-

تَعْبُدُ اَنْذَ خُداَ یَعِشِقُ مُحَمَّدٌ مُّحَمَّدٌ  
مُرْکُزِ اَیْنِ بُؤْدُ خُداَ سُنُوْتِ خَافِرُ

یعنی میں خدا کے لیے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں منجمد ہوں۔  
اور میرا یہ عشق کسی کی ذہن میں کفر ہے تو خدائی قسم میں ایک سنوت  
کافر انسان ہوں۔

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عشق آپ کے سینہ میں  
 موجزن تھا وہ عشق آپ کو نہ دن کو صبح لینے دیتا تھا اور نہ رات  
 کو۔ یہاں تک کہ اس عشق میں آپ نے وہ لہر والی صائم حاصل  
 کیا کہ جو چودہ سو سال میں کوئی عاشق رسول حاصل نہ کر سکا۔  
 حقیقت یہ ہے کہ آپؐ آنحضرتؐ کی محبت میں اپنی ذات کی کوئی نہی  
 کرتے ہوئے دوئی کے ہر نقش کو ضا دیا۔ اور غیرت کے ہر پردے کو چاک  
 ردیا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ہر جہاں اس شہر میں کی گئی ہے کہ:-  
 مَنْ تُوِ شَدْمٌ تُوِ مَنْ شَدِي مَنْ تُوِ شَدْمٌ تُوِ جَانِ شَدِي  
 تَاكْسِنْ نَهْ لَوِيْدَ بَعْدَ اَزِيْشٍ مَنْ دِيْدِمَنْ تُوِ دِيْدِي

آنحضرتؐ کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ والہانہ عشق محض کاغذی  
 یا نمائشی دعویٰ نہ تھا بلکہ آپ کے ہر قول و فعل، نشست و  
 برخاست، غرضیکہ ہر حرکت و سکون میں اس کا زبردست پرتو  
 نظر آتا ہے۔ روایات میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ  
 مسجد مبارک میں نہیں رہے تھے اور آیتہ ائمہؑ کچھ گڈگڈاتے جاتے تھے  
 اور ان کے ساتھ ہی آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی تار بہتی چلی

جاری تھی : اُس وقت ایک شخص دوست نے باہر سے آکر حضرت  
سیح موعودؑ کو کہہ اس حالت میں دیکھا تو بھرا کر فوراً چلا کہ حضور  
کیا صاف ہے ؟ اس پر حضور نے فرمایا کہ میں اس وقت حضرت حسان  
بن ثابتؓ کا یہ شعر پڑھ رہا تھا کہ :-

كُنْتُ السَّوَادَ لِنَاطِرِي فَعَمِي عِلَّتِكَ النَّاطِرُ  
مَنْ شَاءَ لَقَدْ لَكِ عَلِيمٌ فَهَلَيْكَ كُنْتُ أَحَاذِرُ

یعنی اے خدا کے پیارے رسول ! تو میری آنکھوں کی پستی تھا جو آج  
میری وفات کی وجہ سے اندھی ہوئی ہے۔ اب میرے لیے جو چاہے مرے  
جسے تو صرف میری موت کا ڈر تھا جو واقع ہوئی ۔

یہ شعر سن کر حضور نے فرمایا کہ میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو رہی تھی کہ  
”کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا !“

اس سے یہ برزخیں سمجھنا چاہیے کہ حضرت حسانؓ کا یہ شعر محبت رسول  
کے اظہار میں برکت کلام پر فائز ہے بکہ مراد یہ ہے کہ حضرت سیح  
موعودؑ کے دل میں عیشی رسولؐ کے کمال کی وجہ سے ہر غیر مدحی اظہار  
محبت کے موقع پر یہ خواہش پیدا ہوئی تھی کہ کاش یہ الفاظ اپنی میری  
میں زبان سے نکلتے ۔

عشق و محبت کا ایک دھریہ بھی ہو گیا ہے کہ محبوب کی ہر چیز سے پیار ہوتا ہے۔ محبوب کی طرف منسوب ہر نیوالی ہر چیز محبوب پر جال ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پہلو سے بھی دیکھتا نظر آتے ہیں۔ چنانچہ اپنے ایک خارجی شعر میں فرمایا ہے کہ :-

جان و دینم فدائے جمال محمد است  
خاکم نثار کو چہ آل محمد است

یعنی میری جان اور دل محمدؐ کے جمال پر قربان ہے۔ اور میری خاک آل محمد کے کوچہ پر نثار ہے۔

اس صوفی مال کا عملی نظام ارہ اسوقت دیکھنے میں آیا جب ایک دفعہ اچھ محترم کے مہینہ میں ذاتی باغ میں اپنے بچوں کو حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا واقعہ سناتا رہے تھے کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور آپ اپنی آنکھوں کے پودوں سے اپنے آنسو کو نکالتے جاتے تھے۔ اس دردناک کہان کو ختم کر کے کہے کہ آپ نے بڑے کرب سے ماتو فرمایا :-

یزید بیلید نے یہ ظلم ہمارے نبی کریمؐ کے زرا سے پروردایا۔ مگر خدا نے  
ہمیں ان ظالموں کو پست جگہ اپنے عذاب میں پہنچا لیا۔

عشقِ کاملہ زنی نتیجہ قربانی اور فدا نیست اندر غریب کی صورت میں ظاہر  
 ہوا کرتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں یہ جذبہ بھی بدرجہ اتم موجود  
 تھا۔ اسی جذبہ عیسائی پادریوں کے ان جھوٹے اور ناپاک المیہ افروز کاموں کو  
 بکھرے رہا جس جو خوفِ خدا کی ذلت و اندھنٹا بر کیا کرتے ہیں کہ :-

عیسائی شہنشاہوں نے ہمارے رسول ﷺ کے خلاف  
 سب سے بڑا پتھر پھینکا ہے اور اپنے اس دھوکے  
 کو یہ ایک نیکو کار قرار دے رہے ہیں۔  
 میرے دل کو کسی چیز نے بھی ادا نہ کیا  
 ہے جتنا کہ ان لوگوں کے اس نیکو کار  
 ہے جو وہ ہمارے رسول پاک ﷺ کی شان میں  
 کرتے رہتے ہیں۔ ان کے دل آزاد ہیں و شفیع  
 نے خود حضرت خیرا بشر ﷺ کی ذات والا  
 صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو کبھی کر  
 دیا ہے خدا کی قسم اگر میری ماری اولاد اور  
 اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور  
 میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں  
 کے سامنے قفل کر دے جائیں اور خود میرے  
 ہاتھ اور پاؤں گاٹ دے جائیں اور میری آنکھ  
 کی پلکیں نکال دیں جائیں اور میں اپنی تمام مرادوں  
 سے محروم کر دیا جائوں اور اپنی تمام خوشیوں اور  
 تمام آسائشوں کو کھو اٹھوں تو ان ماری باتوں  
 کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ  
 ہماری ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر ایسے ناپاک  
 خیالے کیے جائیں۔ پس اسے میرے آقا و ام  
 پر اپنی رحمت اور نصرت کی نظر فرما اور ہمیں اس  
 اطلاعِ غم سے نجات دلا۔

آیت اللہ العظمیٰ کاشانی ص 16 ترجمہ عربی عبارت

اس عبارت کو غور سے پڑھنے کے بعد ہر شخص بخوبی یہ جان سکتا ہے کہ آپ کو  
 رسول کریم سے کتنے عشق تھا۔

یہ ایسی شے کا نتیجہ تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ منشور لہ فتنوم و فتنوم جو  
آپ نے حضرت نبی کریمؐ کی عالی شان میں رقم فرمایا اسے مشہد کے چھتے کا  
مانند ہے جس میں سے مشہد کی کثرت کی وجہ سے غسل نصرفی کے درجے  
بڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ ہر حرف نمونہ کے طور پر آگے فتنوم لہ فتنوم و فتنوم میں  
سے حرف ضد ضالیں پیش خدمت ہیں :-  
آپ اپنی کتاب پیغامِ اہل حق میں تحریر فرماتے ہیں :-

"یہ لوگ باقی خدا سے بے خوف ہو کر  
ہمارے بزرگ کی صورت پر عملی اٹھ علیہ وسلم  
کو بے لگاؤ سے یاد کرتے ہیں اور آپ پر  
فاک جتنیں لگاتے اور ہوائی سے اڑھیں  
آتے ان سے ہم کو کھینچ کر میں فاک کا کتا  
ہوں کہ ہم خوراز میں کے سانپوں اور جانوروں  
کے میزوں سے مل کر کھتے ہیں لیکن ان لوگوں  
سے مل کر نہیں کر سکتے ہمارے پاس ہے یہی پتہ جو  
ہمیں جان اور مال آپ سے بھی زیادہ پیارا ہے۔  
فاک ملے کرتے ہیں۔"

(پیامِ مخلص نمبر 30)

اس لیے اپنی دیکھ دوسری کتاب سلاوہ فیروز میں تحریر فرماتے ہیں :-

"میں جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام  
سلطنتوں میں سے اعلیٰ درجہ کا یہ امر ہے اور  
زعمہ کی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پکارا کی صرف  
ایک سر کو جانتے ہیں یعنی وہی نبی کا سر اور۔  
رسولوں کا خرقہ تمام رسولوں کا سر آج بھی کا نام اور  
مصلحتی راہ پر چلتے ہیں۔ ان کے ذہن میں  
وہی دن چلنے سے دور و غرضی ہے جو پہلے اس  
سے بڑا اور اس سے بڑا نہیں لیکن جی۔"  
(سراجِ نبوی ص 72)

(7)

اے عربی شہنشاہ قدم میں رہا ہے کہ :-

يَا حَبِيبَ اَنْتَ قَدْ دَخَلْتَ حُبِّي      فِيْ مُهْجَتِيْ وَ مَرَدَّ اَرْكَبِيْ وَ حَبَانِ  
مِنْ ذِكْرِ وَ جَعَلْتَ يَا حَبِيبِي      كَلِمَةً اَحْلَى فِي الْكَلِمَاتِ وَلَا فِي اَنْ  
جَسْمِيْ رِيْضَةً لِّرَوْحِيْ مِنْ شَرَفٍ عَالِي      يَا كَلِيْتُ كَاْنَتْ لِيْ قُوَّةُ الرِّجَالِ  
لِيْنِ اَيْسے آغا! قہری صفت میرے رگ و ریشہ میں امد میرے دل میں ارد میر  
دماغ میں روح چکی ہے، اے میرے خوشیوں کے باغیسے! اس ایک لمحہ اور  
ایک آن پہ قہری یاد سے خالی نہیں رہتا، میری روح تو قہری ہو چکی ہے تیر  
میرے جسم میں قہری، طرف بردار کر چکی تیرا رکھا ہے، (اے کاش! تجھ میں  
رؤیت کی کائنات ہوگی :-

ایک لہجہ اپنے ارد و قدم میں رہا ہے :-

رہا ہے جان محمد سے میری جاں کو قدم

” دل کو وہ جام لبالب ہے پڑھ دیا ہم نے

اُس سے پتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں

ہر جرم غیروں سے دل اپنا چھوڑ دیا ہم نے

تیرے لئے کی ہر قسم میرا پیارا امد

قہری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

شیری الفت سے ہے معجز میرا ہر ذرہ

اپنے سینے میں یہ اک مشہد بسایا بہم نے  
آدمی زاد کو کیا فرشتے بھی سہم  
مدد میں شیری وہ مٹاتے ہیں جو کما یا بہم نے

ان اشعار میں جس محبت لہر جس عشق لہر جس تروپ لہر جس قدائیت لہر  
جذبہ جھلک رہا ہے وہ کسی پھرہ کا محضہ نہیں

حقیقت یہ ہے کہ جب حضرت مسیح موعودؑ آنحضرتؐ کے سامنے کھڑے  
ہوئے ہیں تو ایک وفا شعار شہکار لہر ایک احسان مند خادم کی حیثیت  
میں انسا پر عمل آئے قدروں میں ڈال دیے جاتے ہیں لہر بار بار عاجزی و  
انکساری کے یہ ترانے گاتے ہیں کہ :-

این چشمہ ردوں کہ بخلق خدا رہنم  
بہن مقررہ ز بحر کمال محمد است  
این آتش ز آتش ہر محمد نیست  
وہن آب من ز آب زلال محمد است

یعنی یہ رگوں چشمہ جو میں خلق خدا کو دنیا ہوں کمال محمد کے عذرا  
کا ایک پھرہ ہے :- اسی طعیری یہ آگ عشق محمد کی آگ سے ہے



میریدہ یانی محمد کے صفتی بات ہے

دیکھ کر ہی جبہ فرمایا کہ :-

"اگر میں آنحضرتؐ کی اُفت میں نہ ہوتا لہذا آپؐ کی میردی نہ رہتا تو  
اگر دنیا کے تمام بادلوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو میری میں  
بہتر نہ رہتا یہ شرف کا عالم فواجہ نہ پاتا :-"

دیکھ لے جبہ اپنی دیکھ نہ لے میں آنحضرتؐ کے عشق میں شوالے ہرگز نہیں  
وہ بیشواہ لہذا جس سے ہے نور سارا

نام اس کا ہے محمد و جبریل علیہ السلام

اس نور پر فدا ہوں اس کا میں میں ہوں

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فرقی نہیں ہے

پس حضرتؐ میں حورو کی حیثیت طیبہ کا رکھنا ہے ہم اس نتیجہ

پر پہنچے ہیں کہ واقعی آپؐ خدائی الرسول تھے ۔ اسوۂ رسول

کا باریک سے باریک پہلو ہیں آپؐ نے نظر انداز نہ کیا ۔ حتیٰ کہ آپؐ

نبی اکرمؐ کے سایہ کے طور پر ہوئے جو اپنے اصل سے کہہ موار و موار

ہیں ۔ عبادت یا ربِّ مصلیٰ لعلیٰ بَشَرٌ دَانِیًّا

خفیٰ یَعْقُوبَہُ قُدُّوسًا وَ کَلْبُ شَنِ